UOCHJRS, ISSN: 2616-6496,Volume 1 | Issue 1 |June-December 2017
DOI: 10.33195/uochjrs-v1i1462017

برصغیر میں مسیحیت کی آمد اور تاریخی ارتقاء

The Introduction of Christianity to the Sub-Continent and its Historical Evolution

DOI: 10.33195/uochjrs-v1i1462017

ڈاکٹر حشمت علی صافی [*]

ڈاکٹر حسین احمد [**]

Abstract:
Christianity was introduced to the Indian sub-continent in the first century by St. Thomas one of the twelve disciples of Jesus in Kerāla, India. It was the trade that established socio-political links between India and eastren Mediterranean world and ultimately introduced Islam, Christianity and Judaism to this region. After the decline of Thomasonian Christians another group from Jerusalem and Baghdād re-established chiristainity in Malabār region. Historically Christianity made its way into the strange land by adopting its customs. It is said that Thomasonian Christians were culturally Indians, religiously Christians and ritually easterners. During their hard time in India they were supported by the Muslim rulers who let them flourish under the umbrela of their protection.

Keywords: *Christianity, sub-continent, Islām, Malabār, Jerusalem*

تعارفِ موضوع:

ہندوستان میں مسیحیت کی تاریخ کے حوالے سے اوراق کا بغور مطالعہ کیا جائے اور ان کی برصغیر آمد سے متعلق چھان بین کی جائے، تو یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ مسیحیت کی ہندوستان آمد پہلی صدی عیسوی میں سینٹ تھامس کے آنے سے ہوا، صوبہ کیرالا میں وارد ہونے والے یہ عیسائی مبلغ حضرت عیسٰی کے بارہ حواریوں میں سے ایک تھا۔ ان کی ان تھک محنتوں اور کوششوں کی وجہ سے جو لوگ عیسائیت میں داخل ہوئے، ان کو تھامس عیسائی (Thomas Christains) کہا جاتا ہے، ان کو شامی عیسائی (Syrian Christain) اور نصرانی عیسائی (Nazārenes) بھی کہا جاتا ہے ۔ ہندوستان میں عیسائیت کی تاریخ کا صحیح اندازہ لگانا تو مشکل ہے تاہم یہ بات

[*] اسسٹنٹ پروفیسر قرطبہ یونیورسٹی پشاور

[**] چیئرمین، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، بنوں

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496,Volume 1 | Issue 1 |June-December 2017
DOI: 10.33195/uochjrs-v1i1462017

طے ہے کہ عیسائیت کی تاریخ انتہائی پُرانی تاریخ ہے۔ اور یہ بات بھی طے ہے کہ اس کی ابتداء ہندوستان میں صوبہ کیرالہ سے ہوئی۔ جیساکہ متھیوز ورگیز لکھتے ہیں:

"ہندوستان کے عیسائی پوری دنیا میں خود کو پرانے عیسائی مانتے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں کہ ان حضرات نے ۵۲ء میں سینٹ تھامس کے ہاتھوں عیسائی مذہب قبول کیا، ورنہ پہلے وہ برہمن فیملی سے تعلق رکھتے تھے"[1]۔

اس بارے میں سی وی چیرین اپنی کتاب کیرالہ میں عیسائیت کی تاریخ ازمشن سینٹ تھامس تا آمد واسکوڈے گاما میں لکھتے ہیں:

"کیرالہ میں سینٹ تھامس کے مشن سے جو لوگ عیسائی بنے تھے، وہ دراصل نچلی ذات کے لوگ تھے۔اونچی ذات کے برہمن نہیں تھے، لیکن جب پرتگال اور برطانیہ نے ہندوستان میں قدم رکھا تو انہوں نے یہاں کے عیسائیوں کے بودوباش اور طرز زندگی پر گہرا اثر چھوڑا اور یہاں کی عیسائی آبادی کے معیار زندگی کو اتنا بہتر بنایا کہ ان کو برہمنوں سے بھی زیادہ اونچا کردیا" [2]۔

اگر غور کیا جائے تو برصغیر میں عیسائیوں کے آنے کی وجہ ہندوستان اور (Mediterenean) یعنی خطہ بحیرہ روم کے درمیان تجارتی تعلقات تھے اور اسی وجہ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان دونوں خطوں کے درمیان تجارتی تعلقات کے علاوہ سماجی اور سیاسی تعلقات بھی قائم ہوئے ہوں گے۔ کیونکہ صوبہ کیرالہ ہندوستان میں محل وقوع کے لحاظ سے دوسرے تمام صوبوں سے ممتاز ہے، یہ صوبہ بحر ہند کے ذریعہ مشرق وسطیٰ اور بحیرہ روم سے ملتا ہے۔اسی وجہ سے عین ممکن ہے کہ قدرتی ذرائع اور تجارت کی بنیاد پر ہی اسلام، عیسائیت اور یہودیت کی ابتداء ہندوستان میں اسی سرزمین سے ہوئی ہو،اسی سرزمین میں پیدا ہونے والے مصالحہ جات اس زمانے میں اہم تجارتی اجناس میں سے ایک مانے جاتے تھے اور ان سمندری راستوں کے ذریعے یونان، روم، عراق، عرب اور دوسرے ممالک سے عیسائی، یہودی اور مسلمان تجارت کے لیے آتے جاتے تھے اور ظاہری بات ہے کہ وہ تجارت کے ساتھ ساتھ مذہبی تبلیغ واشاعت میں بھی اپنا فریضہ انجام دیتے تھے [3]۔

مرورزمانہ کے ساتھ جب تھامس عیسائی زوال پذیر ہوئے اور قریب تھا کہ ہندوستان سے عیسائیت کا خاتمہ ہو، اس دوران یروشلم، نینوا اور بغداد سے ایک عیسائی گروہ جس میں مردوزن موجود تھے اور اس کی قیادت

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496,Volume 1 | Issue 1 |June-December 2017
DOI: 10.33195/uochjrs-v1i1462017

ایک پادری کررہا تھا، مالابار میں داخل ہوا اور ہندوستان کے اس وقت کے حکمران نے اس کا استقبال کیا، جس کی وجہ سے تھامس عیسائیوں کا دم توڑتا ہوا دور دوبارہ شروع ہوا اور عیسائیت کو دوبارہ تقویت ملی[4]۔

واضح ہو کہ سینٹ تھامس کی کوشش اور شب وروز کی جدو جہد سے کیرالہ میں عیسائی ہوئے تھے۔اس وقت کیرالہ میں ہندو اور بدھ مذہب اصل مذاہب تھے۔[5] کیرالہ میں راجاؤوں کی حکمرانی تھی، جو برہمن سماج سے تعلق رکھتے تھے، انہوں نے چونکہ سینٹ تھامس کو بہت ساری مراعات دے رکھی تھی اور ان کو ہر طرح کے حقوق دیے گئے تھے، اس وجہ سے بھی لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے مذہب قبول کی۔ دوسری وجہ شاید یہ تھی کہ تھامس عیسائیوں نے مکمل طور پر ہندوستانی مراسم اختیار کر لیے تھے اور راجاؤوں کو ان سے اختلاف رائے رکھنے کے لیے کوئی اہم وجہ نظر نہیں آتی تھی۔[6]

اس بات کا اظہار سی وی چیرین نے بھی کیا ہے کہ تھامس عیسائیوں کی طرز زندگی بودوباش بالکل ہندوستانیوں کی طرح تھی، ان کا رہن سہن اور بودوباش ہندوستانی رسم ورواج کے مطابق تھا،یعنی اس وقت عیسائی مذہب گویا کسی حد تک ہندوستانی مذہب کا روپ اختیار کر لیا تھا۔[7]

جس وقت سینٹ تھامس ہندوستان آئے، اس وقت یہاں کا اصل مذہب ہندو اور بدھ مت تھا اور یہاں برہمن سماج سے تعلق رکھنے والے راجاؤں کی حکمرانی تھی، تاہم سینٹ تھامس کی شب وروز محنت کی وجہ سے ایک بڑی تعداد میں لوگ عیسائی ہوئے۔[8]

دوسری اہم وجہ یہ تھی کہ سینٹ تھامس کو راجاؤوں نے بہت ساری مراعات دی رکھی تھی جو لوگوں کے لیے عیسائی مذہب کی طرف رغبت کی ایک وجہ بنی اور اس کے ساتھ ساتھ چونکہ ان عیسائیوں نے مکمل طور پر ہندوستانی رسم ورواج اختیار کیا تھا اور ہندوستانی راجاؤں کو ان سے اختلاف کے لیے کوئی وجہ نظر نہیں آتی تھی، اس وجہ سے وہ ان کے ساتھ متفق تھے اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے عیسائیت قبول کی[9]۔

رہی یہ بات کہ سینٹ تھامس ہندوستان کیسے آئے، تو اس بارے میں مختلف قیاس آرائیاں کی جاتی ہیں۔میتھیو ورگیز لکھتے ہیں:

> ”وہ ایک تجارتی جہاز کے ذریعے ہندوستان آئے اور ہندوستان اور ایران میں انہوں نے عیسائیت کی اشاعت کو اپنا مشن بنایا“[10]۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496,Volume 1 | Issue 1 |June-December 2017
DOI: 10.33195/uochjrs-v1i1462017

جبکہ جولیس ریگڑنے (The Martyrdom of Thomas) میں لکھا ہے کہ:

"ہندوستان کے ایک راجا گونڈا پھارس کو ایک محل تعمیر کرنا تھا، اس کے لیے ان کو ماہر معمار کی ضرورت تھی، جس کے لیے اس نے ایک ہندوستانی تاجر کو تھامس کی طرف بھیجا، جو کہ ایک ماہر معمار تھے اور پھر اس تاجر نے تھامس کو راجا کے دربار میں بھیجا، کچھ دنوں بعد تھامس ایک دوسرے راجا کے دربار میں چلے گئے اور یہاں اس کی موت واقع ہوئی، اس کے بعد ان کی باقیات کو ترکی کے شہر شانلی عرفا میں واقع مقام ایڈیسہ (Edesa) لے جایا گیا اور وہاں اس کے نام پر چرچ تعمیر کیا گیا۔"[11]

تاہم ان واقعات پر یقین نہیں کیا جا سکتا۔ سینٹ تھامس کی زندگی پر بشپ ولیم جی ینگ کی کتاب رسولوں کے نقش قدم پر اور پادری برکت اللہ کی کتاب تومار رسول تفصیل کے لیے دیکھی جا سکتی ہے۔[12]

تھامس عیسائیوں کی اپنی ایک شناخت تھی، جب تک پرتگیز ہندوستان نہیں آئے تھے، انہوں نے اپنے لیے ہندوستانی تہذیب اور کلچر کو اپنا لیا تھا۔ پلے سیڈ پوڈی پارا (Placid Podippara) لکھتے ہیں:

" تھامس عیسائی تہذیب کے لحاظ سے ہندوستانی، مذہب کے لحاظ سے عیسائی اور عبادت کے لحاظ سے مشرقی تھے۔[13] تاہم وہ پورے ہندوستان میں پھیل نہ سکے بلکہ ٹریونیکور اور کوچین میں سمٹ کر رہ گئے۔"[14]

تقریباً چوتھی صدی عیسوی تک تھامس عیسائیوں نے اپنی مذہبی شناخت کو کیسے قائم رکھا اور کیا مغربی عیسائی ممالک کے ساتھ ان کا کوئی تعلق تھا یا نہیں، اس بارے میں کوئی خاص تذکرہ تاریخ میں نہیں ملتا، تاہم چوتھی صدی عیسوی میں پرتگالیوں نے سرکاری سرپرستی میں ہندوستان کے صوبہ گوا میں تجارت کی غرض سے قدم رکھا اور پھر اُنہوں نے بتدریج اپنی حکومت قائم کی اور ہندوستان کے صوبہ گوا سے عیسائیت کی تبلیغ شروع کی اور زبردستی ہندوؤں کو عیسائی بنانا شروع کیا اور ان کے حق میں ہر قسم کا ظلم وجور روا رکھا۔[15]

تھامس عیسائیوں کے بارے میں ایک عیسائی مؤرخ لکھتے ہیں:

"And the churches of Asia have been as welcome salves and would in all probability, have shared their fate, had not God cast up a barrier for thier protection. The barrier was the power of the Mahometans, under the

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496,Volume 1 | Issue 1 |June-December 2017
DOI: 10.33195/uochjrs-v1i1462017

Mahometans, Christianity, such as it was in the seventh and following centuries, spread considerably in Asia”..[16]

اگر خداوند ایشیا کے ان عیسائیوں کے تحفظ کے لیے ڈھال فراہم نہ کرتا ہوتا، تو وہ غلام بن گئے ہوتے اور غالب گمان یہ تھا کہ وہ اپنا وجود کھو چکے ہوتے اور یہ ڈھال مسلمان بنے تھے۔ مسلمانوں کے تحفظ میں عیسائیت کو ساتویں صدی اور اگلی صدیوں میں بہت زیادہ فروغ حاصل ہو اور ان مسلم فاتحین نے ایک لمبے عرصے تک عیسائیوں کی سرپرستی کی، جس کی وجہ سے ان کی تعداد میں اضافہ ہوا۔

حواشی و حوالہ جات

1. The Indigenous Tradition of Syrain Chrisitans of Kerala: A Perspective based on their folk songs: marriage, customs and history, Indian folklore research journal, vol.2, No. 5, 2004, p 66
2. A History of Christianity in Kerala from the Mission of St.Thomas to the Arrival of Vasco Da Gama (A.D.52-1498), p 164
3. (Edward Gibbon –Decline and Fall of trhe Raman Empire-1946,.41) with reference of the indigenous tradition of Syrian Christains of Kerala a perspective based on their folk songs: marriage, customs and history by M ATHEW V ARAGHESE p. 34.
4. Julius Richter, A History of Missions in India (Edinburgh: Oliphant Anderson & Ferries, 1908, p 199
5. K.P.P.Menon, History of Kerala written in the from of Notes, Vol.1(New Delhi: Asian Education Services, 1982), p 230
6. K.P.P.Menon,History of KeralaVol.2) New Delhi: Asian Education Servies, 1983, pp 21-22
7. A History of Christinaity in Kerala, from the Mission of St.Thomas to the Arrival of Vasco Da Gama (A.D.52-1498), p 54
8. The indigenours tradition of Syrian Christians of Kerala, p36.
9. Julius Richter,A History of Missions in India (Edinburgh: Oliphant Andersom Ferries, 1908, pp.27-28.
10. مغلیہ سلطنت اور مسیحیت، برکت اللہ پادری بحوالہ برصغیر میں مسیحی سکالرز کا پیش کردہ قرآنی لٹریچر، ص 42
11. Placid poddipara, The rise and decline of the Indian church of the Thomes Christians, 1979, Oriantal insititute for religious studies,India, p. 79
12. Placid poddipara, The Thomes Christians and their Syriac treasure, 1974, prakasam publications, p. 125
13. A History of Christinaity in Kerala, from the Mission of St.Thomas to the Arrival of Vasco Da Gama (A.D.52-1498), p 245

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496,Volume 1 | Issue 1 |June-December 2017
DOI: 10.33195/uochjrs-v1i1462017

14. Early Roman-Catholic Missions to India by James F.B Tinling, B.A London S.W Partride and Co.90aterbistter Row,Bristol W.Mack, 38 Park Street.1871,pp.11-12
15. ibid, pp. 24-25
16. A History of Christinaity in Kerala, from the Mission of St.Thomas to the Arrival of Vasco Da Gama, (1498), p. 123

@ 2017 by the author, Licensee University of Chitral, Journal of Religious Studies. This article is an open access article distributed under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC BY) (http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).